خاتم الانبیاءؐ

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صوفیا و اولیاء امت کے
ایمان افروز ارشادات

خاتم الانبیاء

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صوفیاء و اولیائے امت کے

ایمان افروز ارشادات

اُن بزرگ اور نامور ہستیوں کے نام

جن کے ایمان افروز، غیر فانی اور مقدّس ارشادات و فرمودات اِس رسالہ کی زینت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہمیشہ بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

نمبر شمار	نام	مقام	زمانہ	صفحہ
۱ تا ۵	احادیثِ نبویہ (صلے اللہ علیہ وسلم)			۱
۶	سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ	شیرِ خدا، حجۃ اللہ علی الارض، داماد رسول اور خلیفۂ رسول عربی۔		۵
۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔	حضرت ابوبکر صدیق رض کی جگر گوشہ، رسول کائنات کی زوجہ محترمہ اور امّ المومنین اور شریعت کے نصف علم		۵

نمبر شمار	نام	مقام	زمانہ	صفحہ
		کی امین جن سے علمِ دین سیکھنے کا خود پیغمبرِ خدا نے اُمّتِ مسلمہ کو ارشاد فرمایا۔		
۸	حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ	شہرۂ آفاق معبّرِ اسلام	متوفی ۱۱۰ھ / ۷۲۹ء	۶
۹	حضرت جعفر صادق علیہ السلام	قرنِ اوّل کے باکمال بزرگ اور اہل تشیع کے چھٹے امام حضرت امام باقر کے خلفِ اکبر اور حضرت سید الشہداءؑ امام حسین علیہ السلام کے پڑپوتے	ولادت ۸۰ھ / ۶۹۹ء وفات ۱۴۸ھ / ۷۶۵ء	۷
۱۰، ۱۱	حضرت الشیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی الصدوق رحمۃ اللہ علیہ	مصنفہ "اکمال الدین"۔ چوتھی صدی ہجری کے مشہور وممتاز مجتہد۔	متوفی ۳۳۱ھ / ۹۴۲ء	۷
۱۲، ۱۳	حضرت ابوجعفر محمد بن حسن طوسی رحمۃ اللہ علیہ۔	قدیم شیعہ بزرگ ومفسر اور مذہب امامیہ کے مستند مجتہد	متوفی ۴۶۰ھ / ۱۰۶۷ء	۸
۱۴	حضرت علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ۔	امامِ تفسیر ولغت	متوفی ۵۰۲ھ / ۱۱۰۸ء	۱۰

نمبر شمار	نام	مقام	زمانہ	صفحہ
	سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	قطب الاقطاب،	وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء	
۳۷	حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم قمیؒ	الشیخ الجلیل و مفسر کبیر استاد کلینی		۲۷
	حضرت محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ	شیخ الاسلام مجتہد دوراں	متوفّٰی ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء	
۳۸	حضرت محمد بن عبدالباقی بن یوسف مصری زرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔	مالکیہ فرقہ کے امام۔ شارح مواہب لدنیہ (مؤلفہ حضرت شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصنف ارشاد الساری شرح صحیح بخاریؒ)	متوفّٰی ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء	۲۸
۳۹،۴۰	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔	امام الہند۔ محدث مجدد صدی دوازدہم متکلم صوفی و مصنف، اور ہندوستان میں قرآن مجید کے پہلے فارسی مترجم۔ حضرت شاہ رفیع الدین حضرت شاہ عبدالقادر اور حضرت شاہ عبدالعزیز اور حضرت شاہ عبدالغنی آپ	ولادت ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۱ھ / ۱۷۶۲ء	۲۸

نمبر شمار	نام	مقام	زمانہ	صفحہ
		ہی کے صاحبزادے ہیں۔		
۴۱	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ۔	تصوف اور شعر و ادب کے شہسوار نقشبندی بزرگ اور زبانِ اُردو کے محسنِ عظیم۔	ولادت ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء وفات ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء	۲۹
۴۲، ۴۳	حضرت علامہ شہاب الدین السید محمود الوسی رحمۃ اللہ علیہ۔	مفسرِ قرآن مؤلف تفسیر "روح المعانی"۔	ولادت ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء وفات ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء	۳۰
۴۴، ۴۵	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔	بانی دار العلوم دیوبند جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز متکلم مناظر و مصنف۔	ولادت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۳ء وفات ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء	۳۱
۴۶، ۴۷	حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ۔	اہلِ سُنّت کے ممتاز و منفرد عالم "بحرِ علوم المعقول وحبر فنون المنقول"۔	ولادت ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء وفات ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء	۳۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱)

سیّد الکائنات فخرِ موجودات نورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے :-

" انّی عبد اللہ فی امّ الکتاب لخاتم النّبییّن و اِنَّ اٰدم لمنجدل فی طینتہٖ "

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۸ مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل ولادت ۱۶۴ھ / ۷۸۰ء وفات ۲۴۱ھ / ۸۵۵ء)

مَیں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس وقت سے اُمّ الکتاب میں خاتم النّبییّن ہوں جبکہ آدم ابھی مٹّی میں ہی تھے۔

(۲)

" قال موسٰی یا ربّ اجعلنی نبیّ تلک الامّۃ قال

نبیّها منها قال فاجعلنی من امّته قال استقدمت واستاخرسا جمع بینک و بینهٔ فی دار الجلال"

(الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۲ مرتبہ امام اہل التحقیق و رئیس ذوی التدقیق عمدۃ الائمہ المتقدمین والمتاخرین وخاتمۃ الحفاظ المحدثین الامام الکبیر العالم الشہیر علامہ جلال الدین سیوطیؒ ولادت ۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء وفات ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء)

(ترجمہ از مولانا حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی)

موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا اے رب مجھ کو اس اُمّت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ہوا اس اُمّت کا نبی اِسی میں سے ہوگا۔ عرض کیا کہ تو مجھ کو ان (محمد) کی اُمّت میں سے بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنّت) میں جمع کر دوں گا۔ روایت کیا اس کو حلیہ میں۔

(ترجمہ از نشر الطیب صفحہ ۲۶۲ مولفہ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ ولادت ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء وفات ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء)

" عن علیؓ ابن ابی طالبٍ لمّا توفّی ابراهیم ارسل

النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم الیٰ امّہٖ ماریۃ فجاءتہ وغسلتہٗ وکفّنتہٗ وخرج بہٖ وخرج النّاس معہٗ فدفنہٗ وادخل صلعم یدہٗ فی قبرہٖ فقال اما واللہ انّہٗ لنبیٌّ ابن نبیٍّ"

(الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۱۲۵ ازعلامہ ابن حجر عسقلانی
ولادت ۷۷۴ھ / ۱۳۷۲ء وفات ۸۵۳ھ / ۱۴۴۹ء)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب فرزندِ رسول حضرت ابراہیم انتقال فرما گئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کی والدہ ماریہؓ کو بُلا بھیجا وہ آئیں انہیں غُسل دیا اور کفن پہنایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر باہر نکلے لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ حضور نے انہیں دفن کیا پھر اپنا ہاتھ ان کی قبر میں داخل کیا پھر فرمایا خدا کی قسم! بے شک یہ ضرور نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

"فیکم النّبوّۃ والمملکۃ قالہٗ للعباس"

(کنز العمال مرتبہ حضرت شیخ علاء الدین علی متقی متوفی ۹۷۵ھ / ۱۵۶۷ء)

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبّاس سے فرمایا کہ تم لوگوں میں نبوّت بھی ہوگی اور سلطنت بھی۔

ابوبکر افضل ھٰذہ الامۃ الا ان یکون نبیؐ

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق

از علامہ عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ / ۱۶۲۱ء)

حضرت ابو بکرؓ اس اُمت میں سب سے افضل ہیں بجز اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

ویحصر نبیّ اللہ عیسٰی واصحابہ ... فیرغب نبیّ اللہ عیسٰی واصحابہ ... ثمّ یھبط نبیّ اللہ عیسٰی واصحابہ ... فیرغب نبیّ اللہ عیسٰی واصحابہ الی اللہ۔

(صحیح مسلم باب ذکر الدجال مرتبہ حضرت امام مسلم بن حجاج عساکر الدین متوفی ۲۶۱ھ / ۸۷۴ء)

(دوبارہ آمد پر) عیسٰی نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے ... پھر عیسٰی نبی اللہ اور ان کے صحابہ خدا کے حضور رجوع کرینگے

.... پھر عیسٰی نبی اللہ اور ان کے صحابی ایک خاص جگہ اُتریں گے .... پھر عیسٰی نبی اللہ اور ان کے صحابی خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرّع کے ساتھ رجوع کریں گے۔

۶

شیرِ خدا حجۃ اللہ علی الارض علی المرتضیٰ خلیفۂ چہارم کرّم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں:۔

الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق

("نہج البلاغہ" ورق ۱۹ مرتبہ الشریف المرتضیٰ متوفّی ۴۳۶ھ / ۱۰۴۴ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پچھلے فیضان کے ختم کرنے والے اور بند کمالات کے جاری کرنے والے ہیں۔

۷

اُمّ المومنین سیّدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

"قولوا انّہ خاتم النّبیین ولا تقولوا لا نبیّ بعدہٗ"

(تفسیر دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ مرتبہ الشیخ الامام العلامہ

جلال الدین سیوطی ولادت ۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء وفات ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء)

"قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

(تکملہ مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۸۵ از حضرت امام شیخ محمد طاہر گجراتی۔ ولادت ۹۱۴ھ / ۱۵۰۹ء وفات ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

شہرہ آفاق معبر اسلام حضرت امام ابن سیرین (متوفی ۱۱۰ھ / ۷۲۹ء) فرماتے ہیں:۔

"یکون فی ھٰذہ الامۃ خلیفۃ خیرٌ من ابی بکرٍ وعمر قیل خیر منھما قال قد کاد یفضل علٰی بعض الانبیاء"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶ از حضرت نواب صدیق حسن خانصاحب قنوجی مجدد اہلحدیث ولادت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء وفات ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء)

اس اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی بڑا ہوگا۔ اس پر آپ سے پُوچھا گیا کہ کیا وہ ان دونوں سے بھی

بڑا ہوگا؟ حضرت امام ابن سیرینؒ نے جواب دیا کہ قریب ہے کہ وہ بعض نبیوں سے بھی بڑا ہو۔

۹

اہلِ تشیع کے چھٹے امام اور قرنِ اوّل کے باکمال بزرگ حضرت امام جعفر صادق (ولادت ۸۰ھ / ۶۹۹ء وفات ۱۴۸ھ / ۷۶۵ء) نے ابراہیمی نسل کی نعمتوں (رسالت و امامت) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

" فَكَيْفَ يُقِرُّوْنَ فِيْ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيُنْكِرُوْنَهٗ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(الصافی فی شرح اصول الکافی جلد ۲ ص ۱۱۹

از علامہ سر آمد محدثین ملا خلیل رحمۃ اللہ الجلیل)

عجیب بات ہے کہ لوگ ان نعمتوں کا وجود آلِ ابراہیمؑ میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آلِ محمدؐ میں ان کا انکار کرتے ہیں۔

۱۰

چوتھی صدی ہجری کے مشہور شیعہ مفسر و مجتہد حضرت الشیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی الصدوق (متوفی ۳۳۱ھ / ۹۴۲ء) فرماتے

ہیں :-

"فَالْهُدَاةُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ لَا يَجُوْزُ انْقِطَاعُهُمْ مَادَامَ التَّكْلِيْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَازِمًا لِلْعِبَادِ" (اکمال الدین ص ۳۷۵)

ترجمہ :- جب تک بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلّف ہیں تب تک ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والے نبیوں اور وصیوں کا انقطاع جائز نہیں۔

۱۱

آیت فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُکْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کے متعلق لکھا ہے کہ امام مہدی یہ کہیں گے اور اس آیت کو اپنے اُوپر چسپاں کریں گے ۔ (اکمال الدین ص ۱۸۹ بروایت حضرت امام باقرؑ ولادت ۵۷ھ ۶۷۶ء وفات ۱۱۴ھ ۷۳۲ء)

۱۲

آیت یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ کے بارے میں قدیم شیعہ بزرگ و مفسر اور مذہب امامیہ کے مستند مجتہد حضرت ابوجعفر محمد بن حسن طوسی (متوفی ۴۶۰ھ ۱۰۶۷ء) فرماتے ہیں :-

"قِيْلَ الرُّوْحُ الْوَحْيُ ... وَقِيْلَ إِنَّ الرُّوْحَ هٰهُنَا النُّبُوَّةُ عَنِ السُّدِّيِّ"

(تفسیر مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۳۱۰)

بعض نے اِس آیت میں الرّوح سے مُراد وحی لی ہے سُدّی کہتے ہیں کہ اِس جگہ نبوت مُراد ہے۔

(۱۴)

آیت یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ کے متعلق شیعہ تفسیر میں لکھا ہے:۔

"فَقَالَ یَابَنِیْٓ اٰدَمَ هُوَخِطَابٌ یعمّ جمیع المکلّفین من بنی اٰدم مِن جاءہ الرّسول منهم ومن جاز ان یاتیه الرّسول"

(مجمع البیان زیر آیت مذکورہ)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کا لفظ رکھا ہے جس سے تمام مکلّف انسان مُراد ہیں۔ وہ بھی جن کے پاس رسُول آچکے اور وہ بھی جن کے پاس رسُول آسکتا ہے۔

حضرت امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ / ۱۱۰۸ء) فرماتے ہیں :-

"قال الرّاغبُ ممّن انعم علیھم من الفرق الاربع فی المنزلة والثّواب النّبیَّ بِالنّبیِّ والصّدیقَ بالصّدیق والشّھیدَ بالشّھیدِ وَ الصّالحَ بالصّالِح"

(البحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مؤلفہ حضرت ابن حیان ولادت ۶۸۲ھ وفات ۷۴۹ھ)

ترجمہ :- امام راغب نے کہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان چار گروہوں کو درجہ اور ثواب میں شامل کر دے گا جن پر اس نے انعام کیا ہے اس طرح کہ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرکے نبی بننے والے کو پہلے نبی کے ساتھ شامل کر دے گا اور اطاعت کرکے صدیق بننے والے کو پہلے صدیق کے ساتھ شامل کر دے گا اور اسی طرح شہید بننے والے کو پہلے شہید کے ساتھ ملا دے گا اور صالح کو پہلے صالح کے ساتھ ملا دے گا۔

پیر پیران حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

(ولادت ۴۷۰ھ/۱۰۷۸ء وفات ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) فرماتے ہیں:-

" أُوتِيَ الْاَنْبِيَاءُ اِسْمَ النُّبُوَّةِ وَ اُوْتِيْنَا اللقب اى حُجِرَ عَلَيْنَا اِسْمُ النَّبِيِّ مَعَ اَنَّ الحقّ تعالیٰ يُخْبِرُنَا فِي سرائرِنا بمعانِي كلامه وكلام رسوله صلعم ويسمّٰى صاحب هٰذَا الْمقَامِ من انبياء الاولياء "

(اليواقيت والجواهر جلد ۲ صفحہ ۷۷ از حضرت امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۶ھ/۱۵۶۸ء)

انبیاء کو تو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقبِ نبوّت پاتے ہیں۔ ہم سے النّبی کا نام روکا گیا ہے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسُول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انسان انبیاء الاولیاء میں سے ہوتا ہے۔

(۱۶)

" قال النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم لا يكمل المؤمن ايمانهٗ حتّٰى يريد لاخيه المسلم ما يريدهٗ لنفسه هٰذا قولُ اميرنا ورئيسنا وكبيرنا وقائدنا و سفيرنا وشفيعنا مقدم النّبيّين و المرسلين

والصّدیقین من زمان اٰدم علیہ السّلام الیٰ
یوم القیامۃ ۔"

(الفتح الربّانی والفیض الرحمانی ص۲۴۲ مجموعہ
ملفوظات حضرت پیرانِ پیر غوث صمدانی سیّد عبدالقادر جیلانیؒ
مرتبہ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابن المبارک قادری مطبع میمنیہ مصر)
(ترجمہ از مولانا عبدالعزیز حنفی القادری مرید خاص مولانا شیخ عبدالرحیم
چشتی قادری) :-

" حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا یکمل
المومن ایمانہ حتّٰی یرید لاخیہ المسلم ما یریدہ
لنفسہٖ (ایمان دار کا ایمان کامل نہیں یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے
لئے وہی چیز نہ چاہے جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے) یہ ہے فرمان ہمارے امیر
اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف لے جانے والے کا ۔ ہمارے سفیر
اور شفاعت کرنے والے نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا کر
جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک ہوں گے ۔ مذکورہ بالا انہی
کا ارشاد ہے ۔"

(اُردو ترجمہ کتاب فتح الربانی ۔ ناشر تاجرانِ کتب
قومی منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

(۱۷)

مشہور مفسر اسلام حضرت امام فخر الدین رازی (ولادت ۵۴۴ھ ۱۱۵۰ء وفات ۶۰۶ھ ۱۲۱۰ء) فرماتے ہیں:-

" فالعقل خاتم الکل والخاتم یجب ان یکون افضل الاتری ان رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیہ کان افضلھا فکذالک العقل لما کان خاتم الخلع الفائضۃ من حضرۃ ذی الجلال کان افضل الخلع واکملھا "

(تفسیر کبیر امام رازی جلد ۶ ص ۳۱)

ترجمہ :- اور عقل تمام خلعتوں کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو۔ دیکھو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے اور انسان جسمانی مخلوقات کا خاتم قرار پانے کے باعث سب سے افضل ٹھہرا۔ اسی طرح عقل جب ان خلعتوں کی خاتم ہے تو ضرور ہے کہ وہ ان سب سے افضل واکمل ہو۔

چھٹی صدی ہجری کے ممتاز ہسپانوی صوفی الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی (ولادت ۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء) فرماتے ہیں:-

" فما ارتفعت النبوّة بالکلّیّة لِهٰذا قلنا انّما ارتفعت نبوّة التشریع فهٰذا معنٰی لانبیّ بعدهٗ " (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ترجمہ:- نبوت کُلّی طور پر بند نہیں ہوئی اِسی لئے ہم نے کہا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہے پس لا نبیّ بعدی کے یہی معنی ہیں۔

(۱۹)

" اِنّ النبوّة التی انقطعت بوجود رسول الله صلی الله علیہ وسلم انّما هِیَ نبوّة التشریع لامُقامُهَا فلا شَرعَ یکون ناسخاً لِشرعہٖ صلی الله علیہ وسلم ولا یزیدُ فی شرعہٖ حُکمًا اٰخر وهٰذا معنٰی قولہ صلی الله علیہ وسلم اِنّ الرّسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدی

ولانبیّ ای لانبی بعدی یکون علیٰ شرعٍ یخالف شرعی بل اذا کان یکونُ تحتَ حکمِ شریعتیْ"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صـ۳)

ترجمہ :- جو نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت اور نبوّت منقطع ہوگئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ ہے کہ اب ایسا نبی کوئی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

(۲۰)

" فالنّبوّة سَاریَةٌ اِلیٰ یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریعُ جُزْءٌ مّن اجزاء النّبوّة "

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صـ۱ـ باب ۷۳)

ترجمہ :- یہ نبوّت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہوگیا پس شریعت کا لانا نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

۲۱

" فکان من کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحق آلہٗ بالانبیاء فی المرتبۃ وزاد علی ابراھیم بانّ شرعہٗ لا ینسخ "

(فتوحات مکیہ جلد اوّل ص۵۴۵)

ترجمہ :- یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء سے ملا دیا اور حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر آپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی۔

۲۲

" فقطعنا انّ فی ھٰذہ الامّۃ من لحقت درجتہٗ درجۃ الانبیاء فی النّبوّۃ عند اللہ لا فی التشریع "

(فتوحات مکیہ جلد اوّل ص۵۴۵)

ترجمہ:۔ پس ہم نے درود شریف سے قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس اُمت میں ایسے اشخاص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوت میں انبیاء سے مل گیا ہے وہ شریعت لانے والے نہیں ہیں۔

(۲۳)

سرتاج اولیاء آفتابِ طریقت حضرت مولانا جلال الدین رومی (ولادت ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء وفات ۶۷۲ھ / ۱۲۷۳ء) فرماتے ہیں:۔

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر اُمتے

(مثنوی دفتر پنجم)

اے انسان نیکی کی راہ میں کوئی ایسی نیکی بجا لا کہ تجھے اُمت کے اندر نبوت مل جائے۔

بہر ایں خاتم شُد است اُو کہ بجود
مثلِ اُو نے بود و نے خواہند بود

چونکہ در صنعت بَرد استاد دست
نے تو گوئی ختمِ صنعت بر تو است

(مثنوی دفتر ششم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی۔

(۲۴)

حضرت امام تقی الدین سبکیؒ (متوفی ۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء) فرماتے ہیں:۔

"یکون نبوّته ورسالته عامة لجمیع الخلق من زمن اٰدم الیٰ یوم القیامة ویکون الانبیاء وامهم کلّهم من امته فالنّبیّ صلعم نبیّ الانبیاء"

(الاعلام اسیوطی بحوالہ تحذیر الناس ص۳۹ از مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند ولادت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء وفات ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ساری مخلوقات کے لئے ہے اور آدم کے زمانہ سے لے کر قیامت تک ہے اور سب نبی اور ان کی اُمتیں آنحضرتؐ کی امت میں داخل ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء یعنی نبیوں کے نبی ہیں۔

نویں صدی ہجری اور پندرھویں صدی عیسوی کے ممتاز صوفی حضرت عبدالرزاق قاشانی فرماتے ہیں:۔

"المهدیُّ الذی یجیُ فی آخر الزمان فانّهٗ یکون فی الاحکام الشرعیة تابعًا لمحمّدٍ صلی الله علیه وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقة تکون جمیعُ الانبیاءِ والاولیاءِ تابعین لهٗ کلّهم ولا ینا قض ما ذکرناهُ لِاَنَّ باطنهٗ باطن محمّدٍ علیه السّلام" (شرح فصوص الحکم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۵)

مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا وہ احکامِ شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا اور معارف، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء سب کے سب اس کے تابع ہوں گے کیونکہ مہدی کا باطن محمد رسول اللہ کا باطن ہوگا۔

۲۶

مؤرخِ اسلام علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون (ولادت ۷۳۲ھ/۱۳۳۲ء وفات

۸۰۸ھ/۱۴۰۶ء) فرماتے ہیں:۔

" فیفسرون خاتم النّبیّین باللبنة حتّی اکملتِ البُنیان ومعناهُ النبیّ الذی حصلت له النبوّة الکاملة۔"

(صوفیائے کرام) خاتم النّبیّین کی تفسیر بموجب ایک حدیثِ نبوی اینٹ سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ اس اینٹ نے عمارت مکمّل کردی اور اس سے مراد وہ نبی ہے جس کو نبوّتِ کاملہ حاصل ہوئی۔

" ویمثّلون الولایة فی تفاوتِ مراتبها بالنبوّة ویجعلون صاحب الکمال فیها خاتم الولایة ای حائز الرُّتبة الّتی هی خاتمةُ الولایة کما کان خاتم الانبیاء حائزاً للمرتبة الّتی هِیَ خاتمة النّبوّة۔"

(مقدمہ ابن خلدون ص۲۷۱، ص۲۷۲)

(علماءِ ربّانی) ولایت کی مثال نبوّت سے قرار دیتے ہیں اور ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الولایت کہتے ہیں جو ولایت کے انتہائی مرتبہ کو گھیرنے والا ہوتا ہے جس طرح خاتم الانبیاء نبوّت کے انتہائی مرتبہ کا احاطہ کرنیوالا ہے۔

(۲۷)

عارفِ ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ (ولادت ۷۶۷ھ / ۱۳۶۵ء)

فرماتے ہیں :-

"فانقطع حکم نبوّۃ التشریع بعدہ وکان محمدٌ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّن لانّہٗ جاء بالکمال ولم یجئ احد بذالک"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد ۱ صفحہ ۹۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہوا ہے اور اس طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اس کمال کو نہیں لایا۔

(۲۸)

حضرت علامہ شہاب الدین ابن حجر ہیثمی (متوفی ۹۷۳ھ / ۱۵۶۶ء)

فرماتے ہیں :-

"یُوحیٰ الیہ علیہ[1] السّلام وحیٌ حقیقیٌ کما

---

[1] علیہ کی ضمیر مسیح محمدی کی طرف پھرتی ہے۔

فی حدیث مسلم " (روح المعانی جلد ۷ ص ۶۵)

آنے والے مسیح پر جیسا کہ مسلم شریف میں مذکور ہے وحی حقیقی کا نزول ہوگا۔

(۲۹)

مشہور صوفی و ممتاز متکلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء) فرماتے ہیں:۔

" فانّ مطلق النبوّة لم یرتفع وانّما ارتفع نبوّة التشریع فقط۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۲۷)

ترجمہ:۔ یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اُٹھی صرف شریعت والی نبوت اُٹھ گئی ہے۔

(۳۰)

" فما زال المرسلون ولا یزالون فی هٰذه الدار لکن من باطنیّة شرع محمّدٍ صلی اللہ علیه وسلم ولٰکنّ اکثر النّاس لا یعلمون " (الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۹۰)

ترجمہ :۔ پہلے بھی مرسلین دُنیا میں رہے اور آئندہ بھی اِس دُنیا میں رہیں گے مگر یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی باطنیت سے ہونگے لیکن اکثر لوگ اِس حقیقت کو نہیں جانتے۔

" فیرسل ولیًّا ذا نبوّۃٍ مطلقۃٍ ویلھم بشرع محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ویفھمہٗ علی وجھہٖ "

(الیواقیت والجواھر جلد ۲ ص ۸۹ مبحث ۴۷)

حضرت مسیح نبوت مطلقہ کے ساتھ ولی بنا کر بھیجے جائیں گے۔ اُن پر شریعتِ محمدیہ الہامًا نازل ہوگی اور آپ اُس کو ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے۔

(۳۲)

محدّث اُمّت حضرت امام محمد طاہر گجراتی (ولادت ۹۱۴ھ / ۱۵۰۹ء وفات ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء) فرماتے ہیں :۔

" ھٰذا الضیاً لا ینافی حدیث لا نبیّ بعدی لانّہٗ اراد لا نبیّ ینسخ شرعہٗ "

حضرت عائشہؓ کے قول سے حدیث لا نبیّ بعدی کی مخالفت نہیں

ہوتی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو شریعت کو منسوخ کردے۔ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

(۳۴)

برِصغیر پاک وہند کے مایہ ناز محدث شارح مشکوٰۃ شریف و مشہور امام اہل سُنّت حضرت مُلّا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) فرماتے ہیں:-

"مع ھٰذا ھٰذا لو عاش ابراھیمُ وصار نبیًّا وکذا لو صار عمر نبیًّا لکانا من اتباعہٖ علیہ السّلام کعیسٰی والخضر والیاس علیھم السّلامُ فلا یناقض قولہٗ خاتم النّبیّین اذ المعنٰی انّہٗ لا یأتی نبیٌّ بعدہٗ ینسخ ملّتہٗ ولم یکن من امّتہٖ"

(موضوعاتِ کبیر صفحہ ۶۹)

بایں ہمہ یہ بات بھی ہے کہ اگر (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ) ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسٰیؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے۔ پس حدیث (لو عاش لکانا صدّیقًا نبیًّا) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النّبیّین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ

خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا اُمتی نہ ہو۔

"ورد "لا نبی بعدی" معناہُ عند العلماء لایحدث بعدہٗ نبیٌّ بشرعٍ ینسخ شرعہٗ۔"

(الاشاعت فی اشراط الساعۃ" ص۲۲۶)

ترجمہ :- حدیث میں لا نبی بعدی کے جو الفاظ آئے ہیں اسکے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

۳۵

" اقول لامنافاۃ بین ان یکون نبیًا ویکون تابعًا لنبیّنا صلی اللہ علیہ وسلّم فی بیان احکام شریعتہٖ واتقان طریقتہٖ ولو بالوحی الیہ کما یشیر الیہ قولہٗ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان موسٰی حیًّا لما وسعہٗ الا اتباعی ای مع وصف النبوۃ والرسالۃ

وإلا فمع سلبهما لا يفيد زيادة المزية"
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴)

میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کے یہ امر منافی نہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر آپ کی شریعت کے احکام بیان کریں اور حضور کے طریقوں کو مضبوط اور پختہ کریں۔ اگرچہ وہ یہ کام اس وحی الٰہی سے کریں جو اُن پہ نازل ہو گی جیسا کہ اس کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اشارہ کرتا ہے کہ اگر موسٰی زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ مراد یہ ہے کہ وصفِ نبوّت اور رسالت کے ساتھ تابع ہوتے ورنہ نبوّت و رسالت کے سلب ہو جانے کے بعد تابع ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو ظاہر نہیں کرتا۔

(۳۶)

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی (ولادت ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں:۔

"حصول کمالاتِ نبوّت مرتابعاں را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت او نیست .... فلا تکن

من الممترین"

(مکتوبات امام ربانی جلد ۱ مکتوب ۲۵۱ ص ۴۳۲)

ترجمہ:۔ حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوّت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہذا اے مخاطب! تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

(۳۷)

اہلِ تشیع کے قدیم مفسر حضرت الشیخ الجلیل ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی فرماتے ہیں :۔

(الف) " مابعث اللہ نبیاً من لدن آدم إلا و یرجع الی الدّنیا فینصر رسول اللہ وامیر المومنین"

(تفسیر القمی ص ۲۳۰)

(ب) " فرمود کہ آں وقتے خواہد بود کہ حق تعالیٰ جمع کند در پیش روئے او پیغمبراں و مومناں را تا یاری کنند اورا"

(حق الیقین ص ۱۵۶ مرتبہ شیخ الاسلام محمد باقر مجلسی مجتہد وفات سنہ ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء)

تمام نبی دوبارہ دُنیا میں آئیں گے اور رسول اللہ اور امیر المومنین (مھدی

علیہ السلام) کی نصرت کریں گے۔

حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانی (المتوفی ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء) فرماتے ہیں:۔

"الخاتم... بفتح التّاء وکسرھا... اما بفتحھا فمعناہ احسن الانبیاء خلقًا وخلقًا لانّہ صلی اللہ علیہ وسلم جمال الانبیاء کالخاتم الّذی یتجمّل بہ"

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۶۳ مصری)

خاتَم ت کی زبر اور زیر دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے لیکن زبر کے ساتھ جب یہ استعمال ہو تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے زیادہ حسین ہیں کیونکہ آپ جمال الانبیاء ہیں اُس انگشتری کی مانند جس سے زینت و تجمّل حاصل کیا جاتا ہے۔

۳۹

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و مجدد صدی دوازدہم (ولادت ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) فرماتے ہیں:۔

"خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَىْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ

بالتَّشْرِيعِ عَلَى النَّاس" (تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ ص۷۲، ص۸۵)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی اس طرح ختم کئے گئے ہیں کہ ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر نئی شریعت دے کر مامور کرے۔

(۴۰)

"یزعم العامة انهٗ اذا نزل الی الارض کان واحدًا من الامة کلا بل هو شرحٌ للاسم الجامع المحمدی ونسخة منتسخةٌ منه" (الخیر الکثیر ص۱۱۱ مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور صوبہ سرحد)

عوام کا خیال ہے کہ مسیح جب زمین کی طرف نازل ہوگا تو وہ صرف ایک امتی ہوگا ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح اور اس کا (دوسرا) نسخہ ہوگا۔

(۴۱)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں (ولادت ۱۱۱۰ھ / ۱۶۹۸ء وفات ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء) فرماتے ہیں :-

"ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالۃ ختم نگردیدہ و در مبدأ فیاض بخل و دریغ ممکن نیست" (مقاماتِ مظہری ص۸۸)

سوائے مستقل نبوت کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا مبداء فیاض میں جو اللہ تعالےٰ ہے کسی قسم کا بخل اور روک ممکن نہیں۔

۴۲

حضرت علامہ شہاب الدین السید محمود الوسی (ولادت ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء وفات ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء) فرماتے ہیں:-

"لعلّ من نفی الوحیَ عنہٗ (ای المسیح[۱] علیہ السّلام) بعد نزولہ اراد وحیَ التشریع وما ذکر وحی لا تشریع فیہ فتامّل... ذالک الوحی علی لسان جبریل اذ ھو السفیر بین اللہ تعالیٰ وانبیاءہٖ" (روح المعانی جلد ۷ ص ۶۵)

جنہوں نے مسیح کے نزول کے بعد اُن پر وحی کے نازل ہونے کی نفی کی ہے غالباً اُن کی مراد تشریعی وحی ہے اور جو وحی مسیح موعود کے لئے حدیثوں میں مذکور ہے وہ تشریعی وحی نہیں ہے .... یہ وحی جبریل کی زبان سے نازل ہوگی کیونکہ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وہی سفیر ہے۔

"وخبرُ لا وحی بعدی باطلٌ وما اشتھر ان جبریل علیہ السّلام لا ینزل الی الارض بعد موت النبیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فھو لا اصل لہٗ" (روح المعانی جلد ۷ ص ۶۵)

۱؎ تامّل

خبر لا وحی بعدی باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبرئیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہ ہوں گے یہ بے اصل ہے۔

(۴۴)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (ولادت ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء وفات ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) فرماتے ہیں :-

"جیسے خاتَم بفتح التاء کا اثر اور فعل مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذّات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے۔ حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوّتِ معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوّۃِ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النّبیّین شاہد ہے۔" (تحذیر النّاس ص۱)

(۴۵)

" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر النّاس ص۲۵)

۴۶

اہل سنت کے ممتاز عالم "بحر علوم المعقول" و "حبر فنون المنقول" حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی صاحب فرنگی محلی (ولادت ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء وفات ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء) فرماتے ہیں:-

"بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(اثر ابن عباس فی دافع الوسواس مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ بار دوم صفحہ ۱۶)

"علماء اہلِ سُنّت بھی اِس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحبِ شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعتِ محمدیہ کا ہوگا۔"

(تحذیر النّاس صفحہ ۴۳)

شائع کردہ

حبیب احمد

۲/۲۴۔ گنج مغل پورہ۔ لاہور